باب (۱۳۹)　وہ سبب جس کی بنا پر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام شب میں دفن کی گئیں دن میں دفن نہیں کی گئیں

(۱)　بیان کیا مجھ سے علی بن احمد بن محمد رضی اللہ عنہ نے انہوں کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے موسیٰ بن عمران نخعی نے روایت کرتے ہوئے اپنے چچا حسین بن یزید سے انہوں نے حسن بن علی ابن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا، کیا سبب تھا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا شب میں دفن کی گئیں دن میں دفن نہیں کی گئیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اس لئے کہ ان معظمہ نے وصیت کردی تھی کہ میری نماز جنازہ میں وہ دونوں مرد شریک نہ ہوں۔

(۲)　بیان کیا مجھ سے علی بن احمد نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوالعباس احمد بن یحییٰ نے روایت کرتے ہوئے عمرو ابن ابی مقدام اور زیاد بن عبداللہ سے ان دونوں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اور بولا اللہ آپ علیہ السلام پر رحم فرمائے کیا جنازے کے ساتھ آگ لے جائی جا سکتی ہے یا جنازے کے ساتھ انگیٹھی یا قندیل یا اس کے علاوہ کوئی شے جس سے روشنی ہو لے جانا درست ہے؟ اس کا یہ سوال سن کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا سنو۔ ایک مرتبہ ایک بد بخت وشقی حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور جھوٹ بولا کہ آپ (علیہا السلام) کو کچھ خبر بھی ہے کہ علی علیہ السلام نے ابوجہل کی دختر سے شادی کا پیغام دیا ہے۔ ان معظمہ نے کہا کیا تم سچ کہتے ہو؟ اس نے کہا میں سچ کہتا ہوں علیہا علیہا السلام نے اس سے تین مرتبہ پوچھا کیا تم سچ کہتے ہو؟ اور اس نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا کہ میں سچ کہتا ہوں۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو ایسی غیرت آئی کہ وہ اسے برداشت نہ کرسکیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے لئے غیرت اور مرد کے لئے جہاد فرض کردیا ہے اور اس پر صبر اور برداشت کرنے والی کے لئے وہی اجر مقرر کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے۔ چنانچہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو اس کا بہت دکھ ہوا۔ تھوڑی دیر متفکر رہیں بالآخر شام ہوگئی اور رات آگئی تو آپ علیہا السلام نے امام حسن علیہ السلام کو داہنے کاندھے پر بٹھایا اور امام حسین علیہ السلام کو بائیں کاندھے پر بٹھایا اور ام کلثوم علیہا السلام کا بایاں ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑا اور وہاں سے اپنے پدر بزرگوار کے حجرہ میں آگئیں۔ اور جب حضرت علی علیہ السلام آئے تو دیکھا کہ اپنا حجرہ خالی ہے اور فاطمہ علیہا السلام نہیں ہیں۔ اس سے حضرت علی علیہ السلام کو بڑا دکھ ہوا انہیں معلوم نہ تھا کہ قصہ کیا ہے۔ اور انہیں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو ان کے پدر بزرگوار کے حجرے سے بلاتے ہوئے شرم آئی۔ آپ علیہ السلام اپنے حجرے سے نکل کر مسجد میں آئے کچھ نمازیں پڑھیں پھر مسجد کی کچھ ریت جمع کی اور اس کو تکیہ بنا کر

لیٹ رہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ فاطمہ علیہا السلام بہت رنجیدہ ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ منہ دھلائے اس کے بعد لباس زیب تن کیا مسجد میں آئے اور مسلسل نماز پڑھتے رہے اور رکوع و سجود کرتے رہے اور جب دو رکعت نماز پڑھ لیتے تو دعا کرتے بار الہا تو فاطمہ (علیہا السلام) کے حزن و غم کو دور کر کیونکہ جب فاطمہ علیہا السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں تھیں تو دیکھا تھا کہ وہ کروٹیں بدل رہی ہیں اور ٹھنڈی سانسیں لے رہی ہیں۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ فاطمہ علیہ السلام کی نیند اچاٹ ہے اور انہیں قرار نہیں۔ فرمایا بیٹی اٹھو وہ اٹھیں تو امام حسن علیہ السلام کو گود میں لے لیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حسین علیہ السلام کو گود میں لے لیا اور ام کلثوم علیہا السلام کا ہاتھ پکڑا اور حضرت علی علیہ السلام کے پاس پہنچے اور دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا پاؤں حضرت علی علیہ السلام کے پاؤں پر رکھا اور کہا اے ابو تراب اٹھو تم نے کتنے لوگوں کے سکون کو خراب کیا جاؤ ابو بکر کو ان کے گھر سے عمر کو ان کی نشست گاہ سے اور طلحہ کو بلاؤ۔ حضرت علی علیہ السلام گئے اور ان سب کو بلا لائے جب یہ سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی (علیہ السلام) کیا تمہیں نہیں معلوم کہ فاطمہ (علیہا السلام) میری پارہ جگر ہے وہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے میرے مرنے کے بعد اسے اذیت دی ایسا ہی ہے جیسا اس نے میری زندگی میں اسے اذیت دی اور جس نے میری حیات میں اس کو اذیت دی ایسا ہی ہے جیسے اس نے میری موت کے بعد اسے اذیت دی۔ حضرت علی علیہ السلام نے کہا جی ہاں مجھے معلوم ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا پھر تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت علی علیہ السلام نے کہا میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بحق بنا کر بھیجا ہے جو خبر فاطمہ (علیہا السلام) تک پہنچی ہے وہ غلط ہے اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے بلکہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سچ کہتے ہو یہ سن کر فاطمہ زہرا علیہا السلام خوش ہو گئیں اور اس طرح مسکرائیں کہ ان کے دندان مبارک نظر آنے لگے اور وہ دونوں (حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ) آپس میں کہنے لگے تعجب ہے اس وقت رات گئے صرف اتنی سی بات کے لئے ہم لوگوں کو بلایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسنؑ کو گود میں اٹھایا حضرت علی علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کو گود میں اٹھایا فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ام کلثوم علیہا السلام کو گود میں اٹھایا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب کو لیے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کے حجرے میں پہنچے اور ان لوگوں پر ایک مخملی چادر ڈال دی اور رخصت ہوئے اور باقی رات نمازیں پڑھتے رہے۔